REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۸/۱۳ ۲۰ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۴۷

حکومت پاکستان اس سال ڈیڑھ لاکھ ٹن سیمنٹ درآمد کرے گی

وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں کا بیان

کوئٹہ ۱۹ اکتوبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان اس سال غیر ملکوں سے ۱½ لاکھ ٹن سیمنٹ درآمد کرے گی آپ نے توقع ظاہر کی کہ آئندہ چھ سال میں پاکستان سیمنٹ کی ضرورت کے سلسلہ میں پوری طرح خود کفیل ہو جائیگا آپ کوئٹہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے کہا کہ حکومت کو ملک میں سیمنٹ کی قلت کا پورا احساس ہے، وہ موجودہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کر رہی ہے۔ اور اسی سلسلے میں ملک کے اندر موزوں مقامات پر سیمنٹ کی مزید فیکٹریاں قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

آپ نے توقع ظاہر کی کہ سیمنٹ کی موجودہ فیکٹریوں کی صلاحیت کار میں اضافہ کر کے نیز نئے یونٹ قائم کر کے اگلے چند برس کے اندر پاکستان کو سیمنٹ کی ضروریات کے سلسلہ میں پوری طرح خود کفیل بنایا جا سکے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق اطلاعات

کل دن بھر طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

(۱) ۱۸ اکتوبر بوقت دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی، شام کے وقت ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔

(۲) ربوہ ۱۹ اکتوبر بوقت ۹½ بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی، شام کے وقت کچھ اعصابی بے چینی ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے، جسمانی کمزوری ابھی تک جاری ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں تا ہمارا قادر خدا حضور کو جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد۔ بوقت ۹½ بجے صبح۔ ربوہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی طرح آگئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

جاپان میں طوفان سے ۵۴ افراد ہلاک

ٹوکیو ۱۹ اکتوبر۔ پرسوں صبح جاپان میں پھر ہولناک طوفان آیا جس سے ۵۴ افراد ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے۔ یہ طوفان اوکناوا کے علاقے میں آیا جس سے ۵۴ افراد ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے .... سب سے زیادہ نقصان جتیان کے جزیرے کو پہنچا۔ جہاں پچاس لاکھ ڈالر کی جائیداد تباہ ہوگئی۔ اور شہر ناہا کے ایک ہزار سے زائد مکان زیر آب آگئے۔

کرسال کے ابتدائی تجربات حوصلہ افزا نہیں

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ پاکستان پٹرولیم کمپنی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کرسال کے کنوئیں نمبر ۳ سے تیل نکالنے کے متعلق جو ابتدائی تجربات کئے گئے ہیں، وہ توقع پر پورے نہیں اترے تاہم ابھی صورت حال کے متعلق کوئی بات وثوق سے نہیں کہی جا سکتی۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ تیل نکالنے کا تجرباتی کام چند روز اور جاری رکھا جائے گا۔ اور اس کنوئیں کو اور گہرا کیا جائے گا۔ دریں اثنا حکومت پاکستان کے معدنی بیورو کے متعلقہ افسران تجربات کا موقعہ پر مطالعہ کرنے کی غرض سے کرسال روانہ ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ کرسال کے مقام پر تیل کی موجودگی کا پتہ ۱۲ اکتوبر کو چلا تھا۔ اور اب یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آیا اس کنوئیں سے تجارتی پیمانے پر تیل حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار خادم

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز بورنیو میں وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ بورنیو سے آمدہ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار خادم محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز قریباً ربع صدی تک میدان تبلیغ میں سرگرم عمل رہنے کے بعد مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بورنیو کے شہر لابوان میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اب تک جن خوش نصیب مجاہدین احمدیت نے اپنے وطن سے دور ممالک غیر میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کیا ہے۔ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم ان میں آٹھویں نمبر پر ہیں آپ سے قبل سات اور مجاہدین احمدیت یہ رتبۂ بلند حاصل کر چکے ہیں۔

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز تحریک جدید کے اولین واقفین زندگی میں سے تھے۔ آپ پہلی بار ۲ مئی ۱۹۳۵ء کو بغرض اعلائے کلمۂ اسلام سنگاپور روانہ ہوئے تھے۔ آپ وہاں اس حال میں وارد ہوئے کہ ایک احمدی بھی پہلے وہاں موجود نہ تھا۔ آپ نے مسلسل ۱۶ سال تک اپنے وطن اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے جدا رہ کر شدید مخالفت کے باوجود نہایت ہمت اور پامردی سے کام لیتے ہوئے وہاں ایک نہایت مخلص جماعت قائم کی، بالآخر آپ وہاں سے

(باقی دیکھیں ...)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء

قرآن پر عمل

ایک دینی معاصر سے :-

"لائلپور کے جلسۂ عام میں صدر مملکت نے جو تقریر کی اس میں انہوں نے بعض باتیں بنیادی اہمیت رکھنے والی کہیں۔ انہوں نے کہا کہ "مادی دنیا میں ہم جتنی چاہیں ترقی کر لیں۔ لیکن جب تک ہمارے اندر انسانیت کے اصل اوصاف پیدا نہیں ہوتے ساری ترقی بے کار اور بے مقصد ہے۔" انسانیت کے اوصاف سے صدرِ مملکت کی مراد کیا تھی۔ اس کی خود انہوں نے تشریح کر دی انہوں نے کہا "اب دیکھنا یہ ہے کہ انسانیت کے اصل جوہر کیا ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم مسلمان پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں کچھ انسانیت کے اصل جوہر کی تلاش میں بہت دور جانا نہیں پڑتا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اسلام کا نام تو بڑے جوش اور عقیدت سے لے لیتے ہیں۔ لیکن اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے عموماً غفلت کرتے ہیں" گویا صدر کے نزدیک سچی انسانیت کا جوہر اسلام ہی کے دامن میں پوشیدہ ہے۔ اور زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ صدر مملکت نے یہ بھی بتا دیا کہ اس جوہر سے ہم کن وجوہ سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا "اس کی وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے بہت سے رہنماؤں نے مذہب کو اپنی جاگیر سمجھا ہے اور اس پر علم یا جہالت کے پردے ڈال کر اُسے عام آدمی سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے"۔ اور یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔ اسلام کو ہمارے اکثر علماء نے فلسفیانہ اور کلامی بحثوں کا موضوع بنائے رکھا ہے۔ اور ان بحثوں سے آگے بڑھے ہیں تو عقائد اور عبادات ہی پر زور دے کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ اسلام عقائد اور عبادات ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ ان بنیادوں پر زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے وہ انسان کو فلسفیانہ اور کلامی بحثوں میں الجھانے کے بجائے انہیں زندگی بسر کرنے کے طور طریق بتاتا ہے اور نشست و برخاست کے آداب اور میاں بیوی کے تعلقات سے قوموں اور ملکوں کے بین الاقوامی معاملات تک میں ان کو نور ہدایت دیتا ہے"۔

(تسنیم ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء)

اس تمام عبارت میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ مسلمان اسلام کی تعریفوں میں تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ لیکن اسلام کے اصولوں پر عمل نہیں کرتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف عام مسلمان ایسے ہیں بلکہ مسلمان علماء بھی بجائے اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے کے نظری اور کلامی بحثوں ہی میں اپنی تمام علمیت سمجھتے ہیں قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدى للمتقين الذين يؤمنون
بالغيب ويقيمون الصلوٰة
ومما رزقنٰهم ينفقون

یعنی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس کتاب میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔ متقین وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسلئے نازل کیا گیا ہے کہ وہ ایمان کا صحیح راستہ دکھائے اور اعمال صالح کی تفصیل بتائے تاکہ ہم ان کو بجا لا کر وہ فلاح حاصل کریں۔ جو انسانی زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ جب تک مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ان میں اخلاق فاضلہ کے عظیم ستون پیدا ہوتے رہے۔ لیکن بعد میں مسلمان علماء نے قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کرنے کی بجائے اسکو نظری بحثوں اور کلامی تنازعات میں گم کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام میں مختلف فرقے پیدا ہوئے اور وہ ذرا ذرا سی بات میں باہم الجھنے لگے اور ذرا ذرا سے عقائدی اور عملی اختلافات پر ایک دوسرے پر کفر و ارتداد کے فتوے لگانے لگے۔ اور بجائے تبلیغ و اشاعت دین کے باہمی سر پھٹول میں معروف ہو گئے۔

اس طرح قرآن کریم کے بتائے ہوئے راستوں سے خود ہی ہٹتے چلے گئے۔ اور عوام کو بھی گمراہیوں میں گرفتار کرنے کا باعث بن گئے۔ اور آج نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ اگر کوئی دردمند انسان مسلمانوں کو سیدھے راستہ کی طرف بلاتا ہے تو یہ مسئلے مسائل والے اس کو جھاڑ بن کر چمٹ جاتے ہیں۔ اس کی نوبت یہاں تک پہونچی ہے کہ اگر کوئی بندۂ خدا کسی اچھی تحریک کی تعریف بھی کرتا ہے تو یہ اہل علم کہنے والے حضرات اس کو بھی ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کی کئی ایک مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ ایک مثال پچھلے دنوں ایک پاکستانی معاصر نے پیش کی تھی۔ کہ ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ نے جب جماعت احمدیہ کا تعریفی ذکر اس ضمن میں کیا کہ اس نے دنیا بھر کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا ہے تو اس پاکستانی معاصر نے صدق جدید کو سخت بُرا بھلا کہا۔

اس کی ایک اور مثال سنئے صدق جدید میں ایک پاکستانی اہل علم حضرت نے یہ مشورہ پیش کیا ہے :-

"دوسرا مشورہ خیر خواہانہ یہ ہے کہ "صدق" میں قادیانی فرقہ کے متعلق مدح و ثنا کی اشاعت سے پرہیز کیا جائے"

(صدق جدید ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء صـ)

اس پر مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مدیر "صدق جدید" نے لکھا کہ

"اس مخلصانہ مشورے کے پورے احترام اور اس پر شکرگذاری کے بعد بھی یہ عرض ہے کہ اس پر شرح صدر عطا ہو جانے کی دعا بھی فرمائی جائے۔ ابھی تک تو یہ نقطۂ نظر ہی سرے سے صحیح نہیں معلوم ہوا ہے"

(صدق جدید ")

یہ جواب نہایت ہمدردانہ اور مونہہ بند کرنے کے لئے کافی تھا مگر مشورہ دینے والے صاحب کب ماننے والے تھے اس کے متعلق پھر لکھتے ہیں :-

"دوسرے مشورہ کے متعلق جو نوٹ آپ نے دیا ہے اس کے متعلق اس کے سوا کیا عرض کروں اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه۔ کیا آپ کو معلوم نہیں یهتز عرش الرحمٰن بمدح الفاسق۔ فکیف بمدح المرتدین بالاجماع والسلام مع الاکرام"

(صدق جدید ۹ اکتوبر)

اس کے جواب میں مولانا دریابادی نے لکھا ہے

"رہا دوسرا مسئلہ تو قطع نظر اس کے کہ گفتگو اس کے "اجماعی" ہونے میں چل سکتی ہے بڑا سوال یہ ہے کہ اس ہدایت کو کیا صرف اسی فرقہ تک محدود رکھا جائے گا؟ اس لئے کہ نئے اور پرانے ملاکر احمدیوں کی نہیں دسیوں کی تعداد میں تو ضرور ایسے کلمہ گو اور اہل قبلہ فرقے موجود ہیں۔ جن کی تکفیر اسی شد و مد سے ہو چکی ہے سردست سب کے نام شمار کرنے کی ضرورت نہیں ——— اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ داد و دہش وجب دی گئی ہے اور کسی خاص خوبی ہی کی دی گئی ہے۔ نہ کہ خدانخواستہ گمراہی کی۔ جیسے انگریزوں کے حسن انتظام کی۔ رومیوں کی سائنسی ترقیوں کی۔ رستم ایران کی شجاعت کی۔ نوشیرواں مجوسی کے عدل کی۔ حاتم جاہلی کی سخاوت کی رومی مشرکوں کے مقابلہ میں یہود کی اتفاق علی التوحید کی۔ ارجن کی تیر اندازی کی۔ سیتا کی پاکدامنی کی۔ وقس علیٰ ہذا۔ اس کو فساد عقیدہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ——— رہی فاسق کی مدح۔ تو اگر یہ علی الاطلاق ممنوع سمجھی جائے۔ تو مومنین راسخین میں بھی شاذ و نادر ہی کوئی ایسا نکلے گا۔ جس کی زندگی کا کوئی نہ کوئی عمل کسی نہ جہت سے فاسقانہ نہ ہو۔ لامحالہ مراد مدح ممنوع ہے۔ مدح فاسق من حیثیت الفاسق ہی ہوگی۔ اور یہ بالکل بجا ہے"

(صدق جدید ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

یہ مثال پیش کرنے سے ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ دکھایا جائے کہ آج مسلمان اہل علم حضرات بجائے قرآن کریم کے اصولوں پر عمل کرنے کے کن مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور ذہنیت کچھ اتنی غیر اسلامی بن گئی ہے کہ کسی کے اچھے کام کی تعریف بھی دوسروں سے نہیں سن سکتے حالانکہ قرآن کریم تو یہ اصول پیش کیا ہے کہ

(۱) یا ایها الذين اٰمنوا كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ولا يجرمنكم شنئان قوم علىٰ الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوىٰ واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون ٥ (سورہ مائدہ آیت ۹)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ بہت قائم کرنے والے اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف کو اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کی اس پر کہ نہ عدل کرو تم، (بلکہ، عدل کرو یہ (عدل کرنا)، قریب تر ہے تقویٰ کے اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے اس کی جو تم کرتے ہو۔

(۲) یا ایها الذين اٰمنوا لا يسخر قوم من قوم عسىٰ ان يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسىٰ ان يكن خيرا منهن ج ولا تلمزوا انفسكم ولا تنابزوا بالالقاب ط بئس الاسم الفسوق بعد الايمان ج ومن

(باقی صث پر)

مرکزِ سلسلہ کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

اور

اپنے قلوب کو ایمان اور محبتِ الٰہی کے نور سے منوّر کر لو

جامعہ نصرت ربوہ کے جلسہ تقسیم انعامات میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا طالبات سے خطاب

جامعہ نصرت ربوہ کے جلسہ تقسیم انعامات مورخہ ۳ اکتوبر بروز ہفتہ بوقت نو بجے صبح منعقد ہوا۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ صدارت کے فرائض حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے سرانجام دیئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ ایک استقبالیہ نظم محترمہ صدر صاحبہ کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی گئی۔

اس کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے سال رواں کی روئداد پڑھ کر سنائی۔ جس میں انہوں نے طالبات کی علمی، ادبی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ بحیثیت مجموعی کالج جادۂ ترقی پر گامزن ہے۔ بعدازاں محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے مندرجہ ذیل خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا:-

پرنسپل صاحبہ اور میری پیاری چھوٹی بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں دلی مسرت سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ نے اس خوشی کے موقعہ پر شمولیت کی دعوت دے کر مجھے مسرور کیا۔ مجھے خصوصیت سے طالبات جامعہ کے لئے جنہوں نے یہاں سے تعلیم پا کر باہر نکلنا اور دنیا میں پھیلنا ہے۔ اور انشاءاللہ ہماری آنے والی نسلوں کی مائیں بننا ہے۔ چند الفاظ ضرور کہنے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری ان باتوں کو غور سے سنیں گی محض سنیں گی نہیں بلکہ ایک عزم کے ساتھ انہیں دل کی گہرائیوں میں جگہ دیں گی۔ اور خدا نہ کرے کہ آپ جلسہ برخاست ہونے کے بعد یہاں ہال میں ہی انہیں بھلا کر چلی جائیں۔

آپ جانتی ہیں کہ دنیا میں ہمارے کالج سے تعلیمی اور انتظامی لحاظ سے بہت بڑھ کر اعلیٰ کالج ہیں، بہتر سے بہتر تعلیمی ادارے ہیں۔ اور محترمہ پرنسپل صاحبہ نیز دیگر لیکچررز سے معذرت چاہتے ہوئے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے بہتر معلمات، معلمین بھی۔ مگر پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں۔ اور خوشی اور بفضلہ تفخر سے کہہ سکتے ہیں کہ جو دولت آپ کو یہاں سے مل سکتی ہے، دنیا کے پردے پر کہیں بھی میسر نہیں آسکتی۔ بشرطیکہ آپ اپنے دامن موتیوں سے بھر لیں۔ اور مرکز کے ماحول سے حقیقی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے جو خزائن تقسیم کرنے تھے۔ اور کئے۔ بلکہ اکناف عالم میں لٹائے۔ وہ سونے چاندی کے خزائن کی صورت میں نہ تھے۔ نہ محض علوم ظاہری کی شکل میں بلکہ آپ کی آمد کا ایک مقصد تھا۔

"مسلماں را مسلماں باز کردند"

مراد محض اعمال ظاہری سے بھی نہیں تھی بلکہ ایک غالب محبت الٰہی اور مضبوط تعلق باللہ قلوب میں پیدا کرنا۔ ایمان کامل اور مردہ روحوں کو زندگی دوبارہ بخشنا وہ مقصد تھا۔ جس کے لئے آپ کو مسیحائے زمان بنا کر بھیجا گیا۔ دنیا سے روحانیت مفقود ہو چکی تھی۔ اعمال جو باقی تھے وہ خشک چھلکوں کی صورت میں تھے۔ جن کا کوئی مقصد مغز باقی نہیں رہ جاتا۔ سو آپ اپنے قلوب کا ہمیشہ جائزہ لیں۔ اگر ان میں روح محبت رچ گئی ہے۔ ایک حقیقی تڑپ اور سچا اخلاص ہے۔ تو مطمئن ہو جانے کی وجہ جائز ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ علوم دنیاوی میں دنیا ہم سے بہت آگے بڑھ چکی ہے آپ کا اول مقصد ایمان بالیقین حاصل کرنا اور اتنا اخلاص۔ محبت اپنے دلوں میں جاگزیں کرنا اور ایک آگ اپنے سینوں میں تبلیغ اسلام احمدیت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک علم کا تمام عالم کے گوشے گوشے میں بلند کرنے کے لئے بھڑکا لینا ہے۔ حتیٰ کہ ایک خاص جذب اور کشش آپ میں سے ہر ایک وجود میں پیدا ہو جائے کہ آپ کہیں بھی جائیں کسی سوسائٹی میں ملیں۔ ایک ایسا نور ایسی روشنی آپ کی پیشانیوں سے آپ کو ہر جگہ ممتاز کرنے والی ظاہر ہو۔ کہ زمانہ آپ کے رعب اثر میں آئے۔ بجائے اس کے کہ آپ زمانہ کے ساتھ گھسٹتی چلی جائیں۔ اپنی خصوصیات کو قائم آپ جب ہی رکھ سکیں گی۔ جب آپ کا دل آپ کا ساتھ دے رہا ہوگا اپنے دلوں کو ایمان محبت سے بھر لیں۔

اپنے دامن میں جواہرات کو سمیٹ لیں۔ جو آپ کو مہدی آخر زماں کے خزانہ سے ملے۔ پھر کوئی دولت، وجاہت علم دنیوی آپ کو مرعوب و مغلوب نہ کر سکے گا۔ نہ آپ کے مقابلے میں ٹھہر سکے گا۔ باطل کا رنگ آپ کا زنگ نہیں کر اڑے گا۔ انشاءاللہ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور مخصوص حمایت سے آپ کو اس جماعت آخرین میں شامل کر کے ایک خاص مقام پر کھڑا کیا ہے۔ سو اپنی قدر و منزلت پہلے خود پہچانیں دنیا آپ کی قدر کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور آپ کی نیتیں آپ کے اعمال خدا کے حضور مقبول ہوں گے کہ بالآخر نجات اسی کے ہاتھ میں ہے۔ خدائے کریم آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

اس کے بعد قومی ترانہ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صادقوں کی معیت وہ نور عطا کرتی ہے

جس سے انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے

"یقین کے خواہشمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ کونوا مع الصادقین سے حصہ لے۔ صادق سے صرف یہی مراد نہیں کہ انسان زبان سے جھوٹ نہ بولے۔ یہ بات تو بہت سے دیگر مذاہب مثلاً ہندوؤں اور دہریوں میں بھی پائی جا سکتی ہے۔ بلکہ صادق سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہوتے کے علاوہ اس کے تمام حرکات و سکنات و اقوال سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں گویا یوں کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو۔ اور اسکے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو اپنے حرکات و سکنات و اقوال و افعال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے صحت نیت اور پاک ارادے اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا تو یقین کامل ہے کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو گا۔ تو آخر خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا۔ کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔ انسان اصل میں اُنسان کا مجموعہ ہے۔ یعنی دو محبتوں کا۔ ایک اُنس وہ خدا تعالےٰ سے کرتا ہے۔ اور دوسرا اُنس بنی نوع انسان سے چونکہ انسانوں کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے۔ اور اپنے نوع ہونے کی وجہ سے ان سے فوراً متاثر ہو جاتا ہے۔ اسلئے ایک کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے۔ جس سے وہ خدا تعالےٰ کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۴)

حکیم سیّد آل احمد صاحب ترکستانی مرحوم

(از مکرم سید بشیر احمد صاحب مینجر دواخانہ خدمت خلق - ربوہ)

خدا تعالیٰ نے آج سے قریباً پون صدی پیشتر اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ)

اور اس کے ساتھ ہی فرمایا تھا کہ اس تبلیغ کا نتیجہ بڑا ہی بابرکت ہوگا۔ دنیا کے کناروں سے جماعتوں کی جماعتیں اور گروہ کے گروہ تیری طرف کھنچے چلے آئیں گے یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق ان کے آنے جانے کی وجہ سے رستے گڑھوں میں بدل جائیں گے۔

اس وعدہ کو پورے ہوتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی اس زمانہ کے لوگوں نے دیکھ لیا اور تا دم تحریر دنیا اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے میں بھی اس نشان کی یاد میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ کس طرح ایک ایسے ملک میں جو قادیان سے سینکڑوں میل دور تھا اور دہریت کے اثر اور نفوذ نے وہاں مذہب کی روح کو کچل کر رکھ دیا تھا۔ غیر معمولی حالات اور غیر متوقع طور پر ایک خاندان قادیان کی طرف کھنچا ہوا آیا اور نہ صرف خود اس نے ہدایت پائی اور اپنی اخروی زندگی کو سنوار لیا۔ بلکہ وہ کئی ایک کے لئے ہدایت کا موجب بنا۔

یہ خاندان مشرقی ترکستان سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے پانچ افراد کو دین کی خاطر ہزارہا صعوبتوں کو برداشت کرنے کے بعد قادیان آنے کی توفیق ملی۔ سب سے پہلے اس خاندان کے ایک فرد حاجی جنود اللہ صاحب (ڈینٹل سرجن) سرگودھا چینی ترکستان اور کشمیر کے برفانی اور دشوار گذار رستوں سے موسم سرما میں پیدل چلتے ہوئے قادیان پہنچے۔ رستے کی صعوبت کا اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف بعض اوقات گلے تک برف میں دھنس جاتے تھے۔ آپ کے بعد اس رستوں سے آپ کی والدہ مرحومہ اور آپ کی ہمشیرہ ایک قافلہ کے ہمراہ کئی دن کی متواتر تکالیف اور مشکلات برداشت کرتی ہوئیں ۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء کو قادیان پہنچیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

تیسرا قافلہ جو اس خاندان کے رئیس اور بزرگ حکیم سیّد آل احمد صاحب مرحوم اور ان کے بیٹے امان اللہ پر مشتمل تھا انہی رستوں سے گذرتا ہوا ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء کو قادیان پہنچا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے مشرف ہوا۔

یہ خاندان چینی ترکستان میں کاشغر کے مقام پر رہتا تھا اور اس کا شمار وہاں کے چند برسرآوردہ اور شریف خاندانوں میں ہوتا تھا اور یہ نہایت بہترین خاندان سمجھا جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے ماتحت جب مجاہد احمدیت محمد رفیق خانصاحب ترکستان پہنچے تو آپ انگریزی سفارتخانہ سے ان کا پتہ چلنے پر اپنے مکان پر انہیں لے آئے اور نہ صرف اس خاندان کے افراد دنیوی لحاظ سے ان کے دست و بازو بنے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی سب سے پہلے ان سے رشتہ اخوت میں منسلک ہو گئے۔ اس ملک پر روس کا اثر تھا اور کمیونزم کے نفوذ کا یہ حال تھا کہ تمام مذہب پرست لوگوں کی جانیں خطرہ میں تھیں۔ ان پر ہر طرح کی سختیاں روا رکھی جا رہی تھیں۔ اور مظالم کے پہاڑ ان پر توڑے گئے اور نہ صرف ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا گیا بلکہ ان میں سے اکثر کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ اس کے نتیجہ میں جو لوگ ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں جا سکتے تھے وہ وہاں سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ انہی خاندانوں میں سے ایک خاندان سیّد آل احمد صاحب مرحوم کا بھی تھا جس کا ذکر اوپر کی سطور میں کیا گیا ہے۔ اس خاندان کی ہجرت میں مولوی محمد رفیق صاحب نے مدد کی۔ انہوں نے برٹش سفارت خانہ کی مدد سے اس خاندان کے تمام افراد کے پاسپورٹ بنوائے اور جونہی پاسپورٹ ملے یہ خاندان اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر آیا۔

حکیم آل احمد صاحب نہایت نیک سیرت انسان تھے۔ ان کی اولاد میں سے ایک لڑکا بھی ان کے ساتھ آیا مگر جلد ہی وہ ایک قافلہ کے ہمراہ چلا گیا۔ اور اس کی خیریت کی خبر حکیم صاحب موصوف کو ان کی زندگی میں نہ ملی۔ لیکن آپ نے نہایت حوصلہ سے تمام صدمات کو برداشت کیا اور آخر دم تک اس ملک کو ہی وطن سمجھا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ بھی پاکستان ہجرت کر کے آگئے۔ آپ کے بھائی ڈاکٹر جنود اللہ صاحب سرگودھا میں مقیم ہو گئے مگر آپ راولپنڈی تشریف لے گئے جہاں آپ انجمن احمدیہ میں مقیم تھے اور طب کی پریکٹس کر کے اپنے گذارے کا سامان کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے بارہا عرض کیا کہ اب آپ کی عمر ایسی نہیں کہ آپ الگ رہیں آپ میرے پاس ٹھہریں اور خدمت کا موقع دیں۔ مگر آپ نے ہر بار انہیں ٹال دیا اور یہ پسند نہ کیا کہ چھوٹا بھائی (جو بعالی دار ہے) آپ کے بوجھ کی وجہ سے تکلیف اٹھائے۔ ڈاکٹر صاحب بعض اوقات کوئی رقم بطور امداد بھیج دیتے تو آپ اسے واپس کر دیتے اور کہتے۔ میاں بڑا میں ہوں تم چھوٹے ہو تمہاری خدمت کرنا میرا فرض ہے۔ لیکن چونکہ اپنے نجی حالات کی وجہ سے میں مدد کرنے سے قاصر ہوں اس لئے میں یہ بھی مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہارے اوپر مزید بوجھ ڈالوں۔ اور جب کبھی اپنے بھائی یا بہن کو ملنے کے لئے آتے تو چاہے کتنی معمولی چیز کیوں نہ ہو کچھ نہ کچھ ان کے لئے لے کر آتے۔

آپ بہت ہی خلیق اور مہمان نواز تھے راولپنڈی میں آس پاس کے رہنے والوں سے آپ کے تعلقات نہایت اچھے تھے اور سب لوگ آپ کا ادب کرتے۔ ۱۹۵۳ء میں جب حالات زیادہ خراب ہو گئے تو آپ ایک ساکھ والے گھر میں چلے گئے۔ یہ آپ کے اخلاق اور کا اثر تھا کہ گھر والوں نے آپ کو دیکھتے ہی آپ کو مناسب جگہ پر بٹھایا اور آپ کی نہ صرف ہر طرح حفاظت کی بلکہ ضروریات زندگی بھی مہیا کیں۔ اور پھر حکیم صاحب کے اصرار پر انہیں ان کے بعض ہموطن خاندانوں کے پاس چھوڑ آئے جو راولپنڈی میں مقیم تھے

مہمان نوازی کا یہ حال تھا کہ جو شخص بھی آپ کے پاس آتا آپ اس کی چائے وغیرہ سے یا جو چیز آپ کے پاس موجود ہوتی اس کی تواضع کرنا اپنا فرض سمجھتے۔

آپ آخر وقت تک اپنا کام اپنے ہاتھ سے ہی کیا کرتے۔ کھانا اور لباس سادہ ہوتا۔ جو مل جاتا کھا لیتے۔ اور جو لباس بھی میسر آ جاتا پہن لیتے۔ آپ کے تمام ارد گرد کے لوگوں سے دوستانہ مراسم تھے۔ اور ان میں سے کئی ایک نے بارہا آپ سے عرض کیا کہ انہیں کسی خدمت کا موقع دیں۔ لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور خود ہی اپنا کھانا وغیرہ تیار کرتے اور خود ہی مریضوں کے لئے دوائی وغیرہ کوٹتے اور تیار کرتے۔ مریض کو دوا دیتے وقت آپ کبھی اس سے قیمت طلب نہ کرتے بلکہ جو کچھ وہ آپ کو دے جاتا چپکے سے لے لیتے غرباء کا علاج مفت کرتے رہے۔ آپ کے حسن سلوک زہد اور تدین کی وجہ سے آپ کی یاد لوگوں کے دلوں سے مٹ نہیں سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ اکثر حضور کے لئے معجون فلاسفہ تیار کر کے لاتے اور جب ملاقات کے لئے جاتے تو اپنی زبان سے کوئی بات نہ کرتے بلکہ حضور کی باتیں سنتے رہتے اور جب واپس آتے تو رقت کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے۔ بعض اوقات حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تو سوچ کر جاتے کہ میں حضور سے ملاقات میں یہ باتیں کروں گا اور کوئی بات کہے بغیر واپس آجاتے اور حضور کے منہ سے جو لفظ بھی نکلتا اس کی اطاعت کرنا واجب اور فوری خیال کرتے۔ ۱۹۵۸ء کے اجتماع پر ربوہ تشریف لائے اور عزیزوں کے زور دینے پر ربوہ میں رہائش پر راضی ہو گئے اور اس کی اجازت لینے کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر پہلے اس کے کہ آپ کوئی بات کرتے حضور نے فرمایا آپ کا معجون فلاسفہ بڑا مفید ہوا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ اس نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ حکیم صاحب پر اس کا بہت اثر ہوا۔ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ بغیر کوئی بات کئے ملاقات کا وقت ختم ہونے پر واپس آگئے اور آتے ہی راولپنڈی کے لئے تیار ہو گئے۔ عزیزوں نے جب کہا کہ اتنی جلدی کیوں تو فرمانے لگے۔ میں وہاں جا کر حضور کے لئے معجون فلاسفہ تیار کروں گا۔ یہاں سامان موجود نہیں۔

بہرحال آپ راولپنڈی تشریف لے گئے۔ اور باوجود بیمار اور ضعف کے تمام ادویہ خود خریدیں صاف کیں اور کوٹیں۔ بعض خدام نے دوائی کوٹ کر دینے کی پیشکش بھی کی۔ مگر آپ نے فرمایا میں خود اپنے ہاتھ سے دوائی تیار کروں گا بعد میں بیماری کی وجہ سے دوائی کوٹنے کا کام نہ کر سکے تو بعض نوجوانوں سے اپنی نگرانی میں اور اپنے سامنے دوائی تیار کروائی۔ وفات سے ایک دن پہلے دوائی تیار ہو گئی صرف شہد ملانا باقی تھا کہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر کے قریب داعی اجل کو لبیک کہا۔

وفات کی خبر ملنے پر آپ کے بھائی ڈاکٹر جنود اللہ صاحب اور آپ کے دوسرے عزیز راولپنڈی گئے اور آپ کی نعش ربوہ لے آئے۔ آپ موصی نہ تھے۔ لیکن آپ کے نیکی اور تقویٰ کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے افضال اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور آپ کے پسماندگان اور لواحقین کو آپ کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر دم اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور بچے قریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں اور کئی ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت دے اور تمام مشکلات دور فرمائے اور ہر حال میں ہمارا حامی و ناصر ہو آمین۔ (حافظ محمد افضل خوشنویس دارالصدر ربوہ)

نمازوں کی محافظت کیا ہے؟

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے۔ حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ۔ کہ اے لوگو نمازوں کی خوب حفاظت کرو۔ خاص کر وہ نماز جو کاموں کے درمیان آجائے اس کا خاص خیال رکھو۔ اور دوسرے مقام میں فرمایا۔ والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ اور ضائع ہونے سے بچاتے ہیں:۔ (بقرہ۔ مومنون)

بعض لوگ نماز تو ادا کرتے ہیں۔ مگر جلد جلد پڑھتے ہیں۔ اگر امام ہیں تو مقتدیوں کو دعا کے لئے موقعہ نہیں دیتے۔ نماز کو اس طرح جلد جلد ادا کرنا مناسب نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی معذوری یا مجبوری ہو۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک شخص مسجد میں آیا اور جلد جلد نماز ادا کرکے آنجناب کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے شخص لوٹ جاؤ۔ اور جاکر نماز پڑھو۔ کیونکہ جس طریق سے تم نے نماز ادا کی ہے اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ وہ شخص گیا۔ اور جاکر پھر اسی طریق سے نماز ادا کی۔ اور پھر آنحضرت کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے پھر فرمایا جاؤ جاکر نماز ادا کرو۔ راوی بیان کرتا ہے۔ اس طرح تین چار بار ہوا کہ وہ نماز پڑھتا۔ اور جب وہ آنحضرت کی مجلس میں آکر بیٹھتا۔ تو حضور اُسے واپس کرتے کہ جاکر نماز ادا کرو۔ جب آخری مرتبہ اُسے آنحضرت نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ اور جاکر نماز پڑھو۔ کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ تو اس نے کہا یا رسول اللہ۔ مجھے تو ایسی ہی نماز پڑھنی آتی ہے تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ نماز نہیں۔ نماز سنوار کر پڑھی جائے۔ اور نماز کا ہر رکن آہستگی۔ اطمینان اور سنوار کر ادا کیا جائے۔ (مشکوٰۃ)

اخبار الحکم میں ہے:۔

"ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کے بعد پوچھا۔ کہ حضور اپنی زبان سے کوئی وظیفہ بتائیں فرمایا۔ نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں"۔ (الحکم ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف اور احادیث میں بھی نماز کو سنوار کر اور سمجھ کر پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے حتیٰ کہ سمجھ سوچ کر نہ پڑھنے والوں کی نماز۔ نماز ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ اُسکو قبولیت کا درجہ عطا کیا جاتا ہے۔ طوطے کی طرح الفاظ رٹتے رہنا اور حقیقت نماز سے بے خبر ہونا مفید نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ خدا اور اُس کے رسول کا منشاء ہے۔ ۔ ۔ ۔ غرض قرآن شریف اور آنحضرت صلعم کے فعل و قول میں غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نمازی کے واسطے نماز کے مطالب خوب اچھی طرح سے ذہن نشین ہونے لازمی رکھے گئے ہیں۔ پس ہر انسان کو لازم ہے کہ نماز کے مطالب اور معانی کے سمجھنے کی کوشش کرے"۔

(الحکم ۱۶ر اپریل ۱۹۰۸ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو۔ کیا تم ایک لقمہ منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس اس طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کرکے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے۔ کہ تم اس سے پھل کھاؤ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے"۔ (الحکم ۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء)

اسلام کا پھیلاؤ

جماعت اسلامی ہند کے آرگن سہ روزہ دعوت دہلی بابت ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک نوٹ شائع ہوا ہے جسے ذیل میں بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے:۔

مغربی افریقہ کے ایک انگریزی نمائندے جناب عبدالوہاب آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ موصوف حیدرآباد بھی تشریف لے گئے تھے اور وہاں ایک تقریب میں انہوں نے بتلایا کہ افریقہ میں اسلامی تبلیغ کا کام ۱۹۲۳ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اور اب وہاں سینکڑوں مساجد ہیں بیسیوں تبلیغی ادارے کام کر رہے ہیں۔ اور کالج بھی ہے۔ افریقہ کی سب سے اہم زبان سواحیلی میں قرآن پاک کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور اب وہاں کی دوسری زبان "یوروبا" میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے عیسائی تبلیغی جماعت کا اعتراف ہے کہ وہ ایک افریقی کو عیسائی بناتی ہے۔ تو اس وقت تک دس افریقی باشندے اسلام قبول کر چکے ہوتے ہیں۔ اور یہی عالم رہا تو کچھ دنوں میں مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی بہت اکثریت ہو جائے گی۔

اسلام کے متعلق مغربی مستشرقین نے یہ غلط فہمی پھیلائی ہے کہ وہ صرف تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔

اسلام ایک علمی مذہب ہے اس کا مقصد دنیا سے برائی اور ظلم کو مٹانا ہے اور اس کے لئے بعض حالات میں تلوار کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ اسلام صرف تلوار کی طاقت سے پھیلا صداقت سے خالی ہے۔ کیا جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اسلام کی دعوت دی تھی۔ تو آپ کے پاس تلوار کی طاقت تھی۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کی تعلیمات نے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا اور متعدد افراد آپ کے ساتھ ہوگئے۔ پھر مدینہ کے رہنے والوں نے جو اسلام قبول کیا تھا۔ اس کے پیچھے تلوار کا ڈر تھا یا ان کی اپنی رضامندی تھی۔ اگر اسلام تلوار ہی کے زور سے پھیلتا تو پھر دنیا کے جس حصہ میں بھی مسلمانوں نے حکومت کی وہاں کی پوری آبادی مسلمان ہو جاتی۔ لیکن تاریخ اس کے خلاف شہادت دیتی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام محض تلوار کے ذریعہ پھیلا۔ وہ در اصل اسلام کی انقلابی اور دلوں کو مسخر کرنے والی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ ان تعلیمات میں عام انسانوں کے لئے کیسی کشش اور اپیل ہے۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسان کے درمیان مکمل مساوات اور اخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دیتا ہے اسلام کی تعلیمات نہایت سادہ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اس لئے ایک اوسط درجہ کا انسان ان پر باسانی عمل کر سکتا ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ جو انسان کی فطری تقاضوں اور مطالبات کے خلاف ہو۔ اسلام ان تقاضوں اور مطالبات کی تسکین کے لئے ایسے راستے معین کر دیتا ہے۔ جن پر چلنے سے انسانی زندگی افراط وتفریط سے پاک ہو جاتی ہے۔ اسلام کے پھیلنے کی اصل وجہ اس کی تعلیمات کی یہی سادگی اور انسانی فطرت سے اس کی مطابقت ہے۔

اسلام انسانی سماج کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ جس طرح انسانی جسم کی اصلاح کے لئے بعض مرتبہ اپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سماج کی اصلاح کے لئے بھی بعض موقعوں پر تلوار کا استعمال ناگزیر ہو جاتا ہے اور اسلام نے تلوار کا استعمال اسی حیثیت سے کیا ہے۔

مغربی افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں تبلیغ کے ذریعہ اسلام جس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس سے بھی اس حقیقت کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ مال و دولت کا لالچ بھی لوگوں کے لئے اسلام قبول کرنے کا محرک نہیں رہا ہے۔ جیسا کہ خود عیسائی تبلیغی جماعت کا اعتراف ہے۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی رفتار دس گنی ہے۔ حالانکہ ذرائع و وسائل اور دنیاوی منفعتوں کے لحاظ سے عیسائی مشن مسلمان مبلغوں سے صرف دس گنا ہی نہیں اور بھی کئی گنا آگے ہیں۔

بہرحال یہ خبریں اور یہ مواد نے جو اپنوں کے نہیں غیروں کے حوالے سے شائع ہو رہے ہیں مستند تو ہیں ہی اسی کے ساتھ یہ لبت سی مردہ رگوں میں امید اور امنگ کا خون دوڑانے کا بھی سبب بن سکتی ہیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی عزیزہ صادقہ بیگم قریباً دو ماہ سے شدید بیمار ہے۔ اور جہلم سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب کرام عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (سید محمد ہاشم بخاری جہلم)

۲۔ میرے والد محترم و والدہ محترمہ چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (محمد اسلم فاروقی ربوہ)

خود بھی انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت فرمائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

حیدرآباد ڈویژن سے جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کیلئے ضروری اطلاع

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی حیدرآباد ڈویژن سے جلسہ سالانہ پر جانے والوں کی سہولت کے لئے بوگیوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس دفعہ کوشش کی جائے گی کہ ہر شخص کو سونے کی جگہ مل سکے۔ خیال ہے کہ اس دفعہ دو دن بوگیاں لگائی جائیں یعنی جانے کے لئے ۲۳ اور ۲۴ کی رات کو ایک ایک بوگی اور واپسی کے لئے ۲۹ اور ۳۰ کی صبح کو ایک ایک بوگی۔ یہ بوگیاں حیدرآباد سے چناب ایکسپریس کے ساتھ لگائی جائیں گی اور حیدرآباد میں کاٹی جائیں گی۔ اس انتظام کے لئے کوئی زائد خرچ نہیں دینا پڑے گا۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر دو طرف کا سفر بوگی میں کیا جائے۔ یعنی صرف جانے والے یا صرف آنے والے .... بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور اگر ان تاریخوں کے علاوہ کسی اور تاریخ میں جانے یا آنے والے کافی تعداد میں ہوں گے تو اس دن کے لئے بھی بوگی کی کوشش کی جائے گی۔

لہٰذا حیدرآباد ڈویژن کے تمام احباب جو جلسہ پر جانے والے ہیں مندرجہ ذیل کوائف سے مجھے جلد از جلد مطلع کر دیں۔

۱ - نام
۲ - مردوں کی تعداد۔
۳ - عورتوں کی تعداد۔
۴ - بارہ سال سے کم اور تین سال سے زیادہ عمر کے بچوں کی تعداد
۵ - جانے والوں کی اندازاً تاریخ (دو تاریخیں دی جائیں تو بہتر ہے مثلاً ۲۳ یا ۲۴)
۶ - واپسی کی تاریخ (اس میں بھی دو تاریخیں دی جائیں)
۷ - سفر یک طرفہ ہوگا یا دونوں طرف کا۔ اگر یک طرفہ ہوگا تو آنے کا یا جانے کا۔
۸ - کون سے درجہ میں سفر کو ناپسند ہے۔ اگر مطلوبہ درجہ نہ مل سکے تو سفر ڈبے میں جا سکیں گے یا نہیں؟

نوٹ - ۲۵ دسمبر کو جمعہ ہے پروگرام میں اس کا خیال رکھیں۔

ان امور کی اطلاع جلد از جلد خاکسار احمد دین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن کنڑی ضلع تھرپارکر کے پتہ پر بھجوا دی جائے۔

لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان

تمام لجنات اماء اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چھپنے والی سالانہ رپورٹ کے لئے اپنی اپنی سالانہ رپورٹ ارسال فرمائیں۔ نیز سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والی نمائندہ کے نام سے بھی مطلع فرمائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے خدام کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے ہمارا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے سب خدام کی شمولیت لازمی ہے اور کوئی خادم بجز اشد مجبوری کی حالت میں مکرم نائب صدر صاحب کی اجازت کے بغیر غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ دوران اجتماع میں گھریلو ضروریات کے لئے ضروری انتظامات ابھی سے کر لیں تا کہ آپ کی غیر حاضری میں پیچھے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مثلاً بازار سے روزانہ کا سودا سلف لانا۔ عام مریضوں کو دوائی وغیرہ لا کر دینا۔ گائے بھینس کا دودھ دوہنا۔ مویشیوں کے لئے چارہ لانا وغیرہ وغیرہ۔

اس سلسلہ میں میں اپنے انصار بزرگوں سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ ہمارے اجتماع کے دنوں میں اپنے خدام ہمسایوں کے گھر والوں کا خیال رکھیں اور ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں تا کہ خدام پوری دلجمعی سے اجتماع میں شامل ہو سکیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا فائنل امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (عبدالغفور زاہد)

(۲) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

مستری محمد شریف دارالصدر ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

عہدیداران جماعت اور احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

احباب کو علم ہوگا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمد کے ہزاروں ہزار پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ لازمی قرار دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کتنی پہلے شروع کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرمائیں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اسے اسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تا حال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے۔ اور خدانخواستہ یہ رفتار یہی رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان۔ نیز سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے۔ پس امید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔

> آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔۔۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

امتیازی خصوصیات کے ساتھ

۳۱ اکتوبر و یکم نومبر سنہ ۱۹۵۹ء کو انشاء اللہ ربوہ میں منعقد ہوگا

اس اجتماع کا متنوع اور گوناگوں پروگرام قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام کی تقاریر۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پرخشوع و خضوع دعائیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سامعین کے تزکیہ نفس کا باعث ہوتی ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں شریک ہونیوالے اکثر احباب اپنے قلوب میں نمایاں تغیّر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ خود بھی اس میں شرکت کیلئے تشریف لائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے تا اس اجتماع کی برکات سے مستفیض اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب ہوں (افتتاحی اجلاس ۸ بجے صبح بروز ہفتہ شروع ہوگا)

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مالکانہ حقوق کے حصول کیلئے پہلی قسط کی ادائیگی ضروری نہیں ہو گی

لاہور پہنچ کر وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان کا بیان

لاہور ۲۷ اکتوبر:- وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں اعلان کیا کہ دعویدار اور غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی افراد کے نام متروکہ مکانوں اور دکانوں کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کے طریقہ کار میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ جس کے مطابق مالکانہ حقوق سے متعلق عارضی حکم جاری کرنے سے قبل واجب الادا قیمت کی پہلی قسط جمع کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں نیا طریقہ کار یہ ہو گا۔ کہ جب کسی متروکہ مکان یا دکان سے متعلق درخواست کی چھان بین مکمل ہو جائیگی تو اس مکان یا دکان کی مالیت کی تشخیص کرنے کے بعد مالکانہ حقوق منتقل کرنے کے لئے درخواست دہندہ کے نام نوٹس جاری کر دیا جائیگا۔ اور اگر کوئی درخواست دہندہ اس نوٹس کا جواب نہیں دیگا۔ تو اس کے نام مالکانہ حقوق منتقل کرنے اور واجب الادا قیمت کی پہلی قسط جمع کرانے کا حکم جاری کر دیا جائیگا۔ اور پھر درخواست دہندہ کو ایک ماہ کے اندر پہلی قسط جمع کرانا ہو گی۔

وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کراچی سے بذریعہ تیزگام کل دوپہر لاہور پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر چیف لینڈ کمشنر مسٹر آئی یو خان۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا اور دوسرے متعدد حکام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس وقت سٹیشن پر بہت سے مہاجر بھی موجود تھے۔ جنہوں نے زندہ باد کے نعروں سے وزیر بحالیات کا استقبال کیا۔

نیا طریق کار

جنرل اعظم خاں نے سٹیشن کی ڈیوڑھی میں مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں متروکہ جائیدادوں کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کے لئے نئے طریق کار پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید کہا کہ آئندہ جو افراد بدستور سہل انگاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کے نوٹس کا نفی میں جواب نہیں دیں گے۔ ان کے نام متعلقہ حکام از خود عارضی مالکانہ حقوق منتقل کر دیں گے۔ اور ان سے باقی قیمت مالیہ اراضی کے بقایا جات کی طرح وصول کی جائیگی۔

آپ نے مزید کہا کہ تمام درخواستوں کا بلا تاخیر فیصلہ کرنے کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ درخواست دہندگان اپنی درخواستوں کے ہمراہ سیٹلمنٹ نوٹس کی ایک نقل یا ضروری اندراجات کرنے کے بعد پیش کریں گے اس درخواست کی وصولی کے چند دن بعد منتقلی کا نوٹس جاری کر دیا جائے گا اور پھر یہ توقع کی جائیگی۔ کہ درخواست دہندہ اس نوٹس کا دس پندرہ دن میں جواب دیدے گا۔

وزیر بحالیات نے کہا کہ جن دعویدار اور غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی افراد کے پاس اپنی مقبوضہ متروکہ جائیدادوں کے بارے میں الاٹمنٹ آرڈر نہیں ہے۔ ان کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ ایک اقرار نامہ بھی پیش کریں گے۔ جس میں یہ بتایا جائے گا۔ کہ متعلقہ جائیداد کب سے ان کے قبضہ میں ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء تک کے کرایہ کے بقایا جات ادا کر دیئے ہیں۔ کرایہ کے بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلہ میں دعویداروں کو یہ رعایت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی درخواست کے ہمراہ یہ بھی لکھا کریں گے۔ کہ ان کے ذمے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک کا جو کرایہ واجب ہے وہ ان کے دعاوی کی مالیت میں وضع کر لیا جائے۔

جنرل اعظم نے کہا کہ جن افراد کے پاس باقاعدہ الاٹمنٹ آرڈر نہیں ہے ان سے جلد ہی درخواستیں طلب کی جائیں گی۔ آج کل ان درخواستوں کے فارم اور دوسرے متعلقہ کاغذات دفتر کو مہیا کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں کے پاس الاٹمنٹ آرڈرز موجود ہیں۔ اور وہ قبل ازیں کسی وجہ سے درخواستیں نہیں دے سکے تھے۔ اب انہیں بھی اجازت ہو گی۔ کہ وہ غیر الاٹی قابضین کے ساتھ درخواستیں دیدیں۔ تاہم اس سلسلے میں یہ انتباہ ضروری ہے کہ آئندہ درخواستیں وصول کرنے کی تاریخ میں ہرگز توسیع نہیں کی جائے گی۔

نئی سہولت

وزیر بحالیات نے اس انٹرویو کے دوران ایک یہ بھی اہم اعلان کیا کہ جو غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی افراد کسی وجہ سے اپنی مقبوضہ متروکہ جائیدادوں کی قیمت مقررہ میعاد کے اندر ادا کرنے کے اہل نہیں ہوں گے۔ انہیں اجازت ہو گی کہ وہ اپنی مقبوضہ متروکہ جائیدادیں خریدنے کے لئے دعویدار مہاجرین کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ آپ نے کہا کہ جو افراد ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ایسے دعویدار مہاجرین سے فوراً رابطہ پیدا کرنا چاہیئے جن کی معاوضہ کی کتابیں وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں تاکہ جب ان کے نام منتقلی کے نوٹس جاری ہوں۔ تو وہ اس سلسلہ میں پورے کوائف مہیا کر سکیں۔ جن دعویدار مہاجرین کو اس طرح ساتھ ملایا جائیگا انہیں متروکہ جائیداد کے مالکانہ حقوق میں باقاعدہ حصہ دینا پڑے گا۔

آپنے کہا کہ اس طریقے سے نہ صرف بہت سے دعاوی کا باآسانی معاوضہ دیا جا سکے گا۔ بلکہ غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی افراد کو بھی بہت فائدہ پہنچے گا۔ جنہیں نقد قیمت ادا نہیں کرنا پڑے گی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے ــ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی کو نرخوں کے نظر ثانی شدہ شڈیول پر مبنی برائے لیبر و میٹریل شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈر زمعزرہ فارموں پر ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۹ اکتوبر کے ساڑھے گیارہ بجے تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر	کام	تخمینہ لاگت بشمول شرح فیصد ٹنڈر	زرضمانت جو ڈی پی ایم لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	[illegible]
۱	چک جھمرہ منڈے والی سیکشن میں چنیوٹ کے مقام پر درجہ سوم کے سٹاف کوارٹروں کے (جنہیں جولائی ۱۹۵۹ء کے سیلاب سے نقصان پہنچا ہے) فرش اور چھتوں کی مرمت جس میں کوسی کو ادھیڑ کر نا بھی شامل ہے۔	۵۰،۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	چار ماہ
۲	ایضاً برائے سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم	۷۰،۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے	چھ ماہ
۳	چک جھمرہ۔ منڈے والی سیکشن میں جولائی ۱۹۵۹ء کے سیلاب کی وجہ سے نقصان زدہ احاطہ کی کچی دیوار کی جگہ پکی دیوار کی تعمیر نیز سٹیشن کی طرف آنے والی سڑک اور پلیٹ فارم کے جنگلے کی مرمت	۴۰،۰۰۰/- روپے	۸۰۰/- روپے	چار ماہ

صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہئے کہ وہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لاکر اپنے نام درج کرائیں۔

تفصیلی شرائط۔ دیگر کوائف۔ نرخوں کا شڈیول اور تخمینہ جات وغیرہ اسی دفتر میں ایام کار میں کسی روز بھی آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ یہ امر خود ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں درج کرنے چاہئیں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دیا جا سکتا ہے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور)

ضرورت کلرک

ادارۃ المصنفین ربوہ میں کام کرنے کے لئے ایک میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے جس کا اردو خط صاف اور ستھرا ہو اور حساب کتاب کا کام کر سکے تنخواہ ماہوار ۵۰/- روپے اور ۲۰/- روپے مہنگائی الاؤنس ہوگا۔ درخواست کنندہ اپنی درخواست لے کر خاکسار سے گیارہ بجے کے بعد دفتر ادارۃ المصنفین میں ملے۔

(ابوالمنیر نورالحق مینجنگ ڈائرکٹر ادارۃ المصنفین، ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ڈاکٹر میجر کمال مصطفےٰ صاحب کا نکاح عزیزہ عطیہ نسیم صاحبہ ایم بی بی ایس بنت چوہدری عبدالرحیم صاحب کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر پر آنریبل شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ نے مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت فرمائے آمین

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ ستورہ کوٹھی اوکاڑہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

لَمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ تحقیر کرے کوئی قوم کسی قوم کی شاید کہ وہ ہو جائیں بہتر ان سے - اور نہ عورتیں عورتوں کی شاید کہ وہ ہو جائیں بہتر ان سے اور نہ عیب لگاؤ آپس میں اور نہ ایک دوسرے کو پکارو برے لقبوں سے کیا ہی برا ہے نام بدکاری بعد ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت گمانوں سے یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی - کیا پسند کرتا ہے کوئی تم میں سے کہ کھائے گوشت اپنے بھائی مردہ کا بس تم ناپسند کرو گے اسے اور تقویٰ کرو اللہ کا - یقیناً اللہ رحمت سے متوجہ ہونے والا بہت رحم کرنے والا ہے -

اگر یہ صاحب قرآن کریم کے ان مشوروں پر عمل کرتے تو انہیں وہ غیر اسلامی مشورہ دینے کی جرأت نہ ہوتی جو انہوں نے مدیر صدق جدید کو دیا اور اس پر مصر نظر آتے ہیں ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے زیر دستخطی کو نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈیول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے نئے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے سوا بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم اس دفتر سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز سوا بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت بشمول شرح فیصد ٹنڈر	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
ہیڈ کوارٹرز آفس این ڈبلیو آر لاہور فنے ہال (Finnay Hall) کی پہلی منزل کے باقی ماندہ کمروں کی چھتوں کی مرمت۔	۱۷،۰۰۰/- روپے	۳۴۰/- روپے	۳ تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۳۰ اکتوبر ۵۹ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لا کر اپنے نام درج کرالیں۔

تفصیلی شرائط، دیگر کوائف، نرخوں کا شیڈیول اور تخمینہ جات وغیرہ اس دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز آ کر دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۳۰ اکتوبر ۵۹ء سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فی صد نرخ مکمل اعداد میں درج کرنے چاہئیں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دیا جا سکتا ہے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے کہ shuttering کا ٹھیکیدار کو خود انتظام کرنا ہوگا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی ادبی محفل کا انعقاد

"جدید شاعری" کے موضوع پر جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی کا لیکچر

ربوہ ۱۹ اکتوبر:- کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی محفل کا انعقاد عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض جناب پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے نے ادا فرمائے۔ اس محفل میں جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم۔اے۔ پی ایچ ڈی نے "جدید شاعری" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔

آپ نے جدید شاعری کی تعریف، اردو ادب میں اس کے آغاز اس کے مختلف ادوار اور اس کی موجودہ ہیئت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ ڈاکٹر اقبال جوش ملیح آبادی ن م راشد اور میراں جی وغیرہ کے بعد سے "جدید شاعری" مجموعی طور پر انحطاط کا شکار ہے۔ ہرچند کہ ان شعراء کے بام عروج پر پہنچنے کے بعد برصغیر میں عظیم انقلابات برپا ہوئے ہیں۔ اور زمانے کے مزاج میں ایک نیا تغیر رونما ہوا ہے پھر بھی زمانہ جدید کے نوجوان شعراء کے کلام میں معاشرے اور حالات کی مزاج شناسی اور ان کی صحیح عکاسی کی کامیاب مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ آپ نے اس انحطاط کی ایک وجہ اس امر کو قرار دیا کہ قیام پاکستان کے بعد سے ملک میں ابھی تک کوئی ایسی جاندار ذہنی تحریک جنم نہیں لے سکی ہے۔ کہ جو نوجوانوں کے اذہان کو صیقل کرکے ان کی صحیح خطوط پر رہنمائی کر سکے۔ آپ نے کہا اس کی وجوہات گذشتہ دس گیارہ سال کے وہ معاشرتی اور سماجی حالات ہیں۔ جن سے ہم اور آپ سب اچھی طرح باخبر ہیں۔ دوران تقریر میں آپ نے غالب کو جدید شاعری کا پیش رو اور محمد حسین آزاد اور مولانا حالی کو اس کا اولین علمبردار قرار دیا۔ اور اس کے بعد درجہ بدرجہ واضح کیا کہ اکبر الہ آبادی ڈاکٹر اقبال جوش ملیح آبادی ن م راشد اور میراں جی وغیرہ نے شاعری میں کس طرح سابقہ روایات سے ذرا ہٹ کر نئی روایات قائم کیں۔ وقت کے تقاضوں کے مطابق نئے موضوعات اور نئے اسلوب کو شاعری میں جگہ دی اور نہ صرف حالات میں تغیر کے ساتھ ساتھ شاعری کے رخ کو موڑا۔ بلکہ صحیح معنوں میں جدت نگاری سے کام لیتے ہوئے وقت کے دھارے کو صحیح سمت میں موڑنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔

آپ کے اس پر مغز اور قیمتی لیکچر کے بعد جناب حبیب اشعر اور جناب مکین احسن کلیم نے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی معیت میں لاہور سے تشریف لائے تھے۔ اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ بعد ازاں یہ ادبی محفل اختتام پذیر ہوئی۔

مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

آپ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ واپس تشریف لائے - قریباً چھ سال یہاں قیام کرنے کے بعد آپ ۸ اکتوبر ۵۶ء کو ربوہ سے دوسری بار سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ بعد میں آپ کو بورنیو میں متعین کیا گیا اور آپ سنگاپور سے وہاں تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد آپ نے وہیں ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو قریباً چون سال کی عمر میں وفات پائی

آپ نے ایک بیوہ - دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی شادی شدہ اور بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد ہیں - ادارہ الفضل آپ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کے عیال اور آپ کے داماد مکرم ملک عبداللطیف صاحب گنگوہی پیپر کارٹر گنیت روڈ لاہور کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں نیز وہ پسماندگان اور دیگر اعزا کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔